126444 ـ خلع طلاق شمار نہيں ہوتا چاہے طلاق كے الفاظ ميں ہو

سوال

ميرا سوال خلع كے متعلق ہے، ميں نے ايك عالم دين اور دو گواہوں كے سامنے اپنے خاوند سے خلع ليا ہے، اور چھ ماہ كے بعد ہم نے فيصلہ كيا كہ دوبارہ نيا نكاح كر ليں، دو برس كے بعد ميں نے دوبارہ خلع حاصل كر ليا، اس كے بعد ميرے خاوند نے مجھ سے وعدہ كيا كہ وہ ميرے ساتھ بہتر معاملہ سے پيش آئيگا اور ہمارے ليے ايك دوسرے كا آپس ميں مل جانا ضرورى ہے كيونكہ ہمارا بچہ بھى ہے.
ميرا سوال يہ ہے كہ: كيا خلع طلاق شمار ہوتا ہے، اور كيا اس كامعنى يہ ہوا كہ اب ميرے ليے ايك طلاق باقى بچى ہے ؟
اور كيا ہم ايك بار ايك دوسرے سے دوبارہ مل سكتے ہيں اور اس كا طريقہ كيا ہو گا كيا نيا نكاح كيا جائيگا؟
برائے مہربانى اس كى وضاحت كريں، اور اگر آپ كچھ اور معلوم كرنا چاہيں تو بھى مجھے بتائيں تا كہ ميں وہ بھى آپ كے علم ميں لا سكوں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

راجح قول يہى ہے كہ خلع طلاق شمار نہيں ہوتى چاہے وہ طلاق كے الفاظ ميں ہى ہو، اس كى تفصيل ذيل ميں پيش كى جاتى ہے:

1 ـ جب خلع طلاق كے الفاظ ميں نہ ہو اور نہ ہى اس سے طلاق كى نيت كى گئى ہو تو اہل علم كى ايك جماعت كے ہاں يہ فسخ نكاح ہے، اور قديم مذہب ميں امام شافعى كا يہى قول ہے اور حنابلہ كا بھى مسلك يہى ہے، اس كے فسخ ہونے كى بنا پر اسے طلاق شمار نہيں كيا جائيگا، اس ليے جس نے بھى اپنى بيوى سے دو بار خلع كر ليا تو اسے نيا نكاح كر كے رجوع كا حق حاصل ہے اور وہ طلاق شمار نہيں ہو گى.

اس كى مثال يہ ہے كہ: خاوند بيوى كو كہے ميں نے اتنى رقم كے عوض تجھ سے خلع كيا، يا اتنے مال پر ميں نے نكاح فسخ كيا.

2 ـ ليكن اگر خلع طلاق كے الفاظ كے ساتھ ہو مثلا ميں نے اپنى بيوى كو اتنے مال كے عوض ميں طلاق دى تو جمہور اہل علم كے قول ميں يہ طلاق شمار ہوگى "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (19 / 237).

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ بھی فسخ نکاح ہی ہوگا، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ہی اختیار کیا اور کہا ہے:

یہ قدماء صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور امام احمد رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے "

دیکھیں: الانصاف (8 / 393).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن راجح قول یہ ہے کہ: یہ (یعنی خلع) طلاق نہیں چاہے یہ خلع صریح طلاق کے الفاظ سے واقع ہو، اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت ہے فرمان باری تعالی ہے:

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا پھر عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے البقرۃ (229).

یعنی دونوں بار یا تو اسے رکھیں یا پھر چھوڑ دیں یہ معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے.

اس کے بعد فرمایا:

اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گےتو عورت رہائی پائے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں ان دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے مت نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں البقرۃ (229).

تو یہ تفریق فدیہ شمار ہو گی پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تك کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے البقرۃ (230).

اس لیے اگر ہم خلع کو طلاق شمار کریں تو فرمان باری تعالی: " اگر وہ اسے طلاق دے دے " یہ چوتھی طلاق ہوگی، اور یہ اجماع کے خلاف ہے، اس لیے فرمان باری تعالی: اگر اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق تو " اس کے لیے حلال نہیں جب تك وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے "

اس آیت سے دلالت واضح ہے، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے: ہر وہ تفریق جس میں عوض و

معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 467 - 470).

اور شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا.

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علیحدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی.

لیکن جو علماء خلع کو طلاق شمار نہیں کرتے چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی.

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 450).

اس بنا پر اگر آپ اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہتے ہیں تو پھر نیا نکاح ضروری ہے، اور آپ دونوں پر طلاق شمار نہیں کی جائیگی.

واللہ اعلم .